فون نمبر ۳
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۱۳ ظہور ۱۳۴۵ھش ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۱۳ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۸۷

اخبار احمدیہ

—٥ ربوہ ۱۲ اگست۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—٥ ربوہ ۱۲ اگست۔ حضرت اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دوپہر گھبراہٹ کی تکلیف ہوگئی اور طبیعت بہت بے چین رہی۔ البتہ رات کو دوا دینے سے نیند آگئی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—٥ ربوہ ۱۱ اگست ۱۹۶۶ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم ودود احمد صاحب ابن محترم بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کا نکاح عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب آف دہاڑی کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پڑھا اعلان نکاح کے بعد حضور نے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ محترم بھائی محمود احمد صاحب سلسلہ کے پرانے بزرگ ہیں اور عزیزم مکرم ودود احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کو بھی اللہ تعالےٰ نے خدمت سلسلہ کی بہت توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے ان کا ہم سب پر حق ہے جو ہم اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں اور عام طور پر بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا جائے اور ان کا اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مفید اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(سلطان احمد پیر کوٹی رکن صیغہ زود نویسی)

واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو ۱۰ ستمبر کو ہوگا

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۶ء کو صبح ۷ بجے واقفِ زندگی طلب کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جائیگی۔ طلباء جو میٹرک ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس ہیں فوری طور پر اپنے ہاں سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تاکہ ان کے کوائف مکمل کر کے انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاسکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانوں کے لئے بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے کہ اسلام ہر طرح سے کامل اور مکمل دین ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں

"یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مُردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیّوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت و رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیجکر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کُل دنیا کے لئے ہے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً اور پھر فرمایا ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لاریب فیہ اور فیھا کتب قیمہ اور آیات محکمات۔ قول فصل۔ میزان۔ مھیمن۔ غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً کی مہر لگ چکی ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضاء الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالےٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لست مرسلاً اور لست مؤمناً کی آوازیں بلند کرنے لگے"۔

(الحکم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۶ء

تجدید دین کا الٰہی نظام

دینی ہفت روزہ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ کارِ اصلاح کے لئے الٰہی راہ نمائی کی ضرورت ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"جہاں تک ان علماء اور دانشوروں کا تعلق ہے جو کتاب و سنت کا براہِ راست علم رکھتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے مزاج نبوت سے قرب کا شرف عطا فرمایا ہے وہ ازاول تا ایں دم اس پر متفق ہیں کہ ہدایت وخلافت، اصلاح و تزکیہ اور دوسرے تمام امورِ خیر کی تکمیل ہی نہیں ان کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی اور اس کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا"

ہم اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ ہفت روزہ مذکورہ کا مطلب شعوری راہ نمائی سے ہے۔ غیر شعوری تکوینی راہ نمائی سے نہیں ہے۔ اگرچہ اس نے کوئی قرآن و سنت سے دلیل نہیں دی۔ تاہم اس امر کے لئے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون نصِ صریح ہے اور حدیث مجددین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نص کی تفصیل و تشریح ہے۔ یاد رہے کہ ہم یہاں ان صلحاء و اتقیاء کا ذکر کر رہے ہیں جو دین کی تجدید و احیاء یا دوسرے لفظوں میں کارِ اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ الغرض اس دینی ہفت روزہ نے بڑے زور شور سے ہماری تائید کر دی ہے اور صاف صاف لفظوں میں مان لیا ہے کہ کارِ اصلاح کا آغاز بھی بغیر الٰہی راہ نمائی کے ممکن نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ تمام اہلِ علم حضرات بھی اس امر میں دینی ہفت روزہ کے ساتھ متفق ہیں چنانچہ یہی ہفت روزہ ایک جگہ لکھتا ہے:۔

"امتِ محمدیہ کے تمام اصحابِ رشد و ہدایت اس بات پر متفق ہیں کہ قلبِ مومن انوارِ الٰہیہ منجانب اللہ رشد و ہدایت، راہ نمائی اور القاء و الہام سبھی کا مورد و مہبط ہے اور آج تک جتنے علماء و صلحاء و اتقیاء اس امت میں ہوئے ہیں وہ سب کے سب علیٰ قدرِ مراتب اللہ تعالیٰ کی جانب سے القاء کی نعمت سے سرفراز کئے گئے ہیں اور "الہام" کا سلسلہ ازاول تا ایں دم جاری ہے (فالھمھا فجورھا وتقوٰھا)"

ہفت روزہ نے جو آیت کریمہ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا پیش کی ہے وہ کارِ اصلاح یعنی تجدید احیاءِ دین سے کوئی خاص تعلق نہیں رکھتی۔ اس آیہ کریمہ میں الہام و القاء کا شرف رنگِ عمومیت رکھتا ہے۔ جہاں تک دین کے احیاء اور تجدید کے کام کا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں اور نصوص کے علاوہ واضح ترین آیہ کریمہ وہی ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یعنی

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اور اس کی تشریح و تفصیل سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مجددین میں کر دی ہے۔ یہاں ہم صرف تجدید و احیاء کی ہی بات کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے کہا ہے کہ ہفت روزہ مذکورہ صرف تسلیم ہی نہیں کرتا کہ جو شخص کارِ اصلاح کے لئے کھڑا ہو اس کو اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ بلکہ وہ یہ بھی مانتا ہے کہ جو لوگ اس کے بغیر اپنے طور پر کارِ اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اپنی عقلی تدابیر سے کارِ اصلاح کریں۔ ان کی نہ صرف کامیابی ممکن نہیں بلکہ وہ عقلی محدودیت کے لوازمات کی وجہ سے بسا اوقات قوم کے کارِ اصلاح کی بجائے اس کو سیدھی راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور بسا اوقات ایسی حرکات اور ایسے ادعا کرنے لگتے ہیں جو دینی نقطۂ نظر سے سخت غیر اخلاقی اور گمراہ کن ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں میں جو ذرا ذرا سی بات میں اختلافات ہیں اور بعض دفعہ نہیں بلکہ اکثر یہ اختلافات اس کے لئے نقصان رسانی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ یہ انہی لوگوں کے پیدا کئے ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شعوری راہ نمائی سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ اور کہ اگر مسلمان ان لوگوں کے بہکانے سے مجددین کی مخالفت پر کھڑے نہ ہوتے۔ تو یقیناً" اسلام میں آج کوئی خطرناک تفرقہ نہ ہوتا۔ مسلمانوں میں جو موجودہ انتشارِ عقائد موجود ہے۔ اس کی ذمہ داری انہی غیر شعوری راہنماؤں کی پیدا کردہ ہے۔ جو محض اپنی عقلی تدابیر سے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بام اوج پر پہنچا دیا جائے۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ اس شخص کی جو بغیر سیڑھی یا لفٹ کے عمارت کی بالائی منزل پر چھلانگ لگاتا ہے اور گر پڑتا ہے۔

ہمارے ملک میں اس کی واضح ترین مثال مودودی صاحب کی ہے۔ آپ غیر شعوری طور پر بغیر اللہ تعالیٰ کی مخصوص راہ نمائی کے جس کا اعتراف ہفت روزہ نے کیا ہے کارِ اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور محض اپنی عقلی تدابیر سے چاہتے ہیں کہ اقامتِ دین جیسا اہم کارنامہ بغیر الٰہی تائید کے سرانجام دیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلی غلطی جو کی وہ یہ ہے کہ آپ نے عقلاً فیصلہ کیا کہ اقامتِ دین بذریعہ سیاسی پارٹی بنانے سے حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ جب سے آپ نے عقلی گھوڑے اس میدان میں دوڑانے شروع کئے ہیں۔ آپ اپنی عقلی تدابیر کے طلسمات میں بری طرح پھنس گئے ہوئے ہیں اور قلابازیوں پر قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ اور ناکامی پر ناکامی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ آپ خود ہی نہیں گرتے۔ اپنے ساتھ ان کو بھی لے گرتے ہیں جن کے سہارے سے آپ اپنا کام نکالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلی دفعہ آپ نے مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کا بیڑا غرق کیا۔ اس کے بعد مسلم لیگ مغربی پاکستان میں بھی پچھاڑ کھا گئی اور اس نے مودودی صاحب اور احراری ٹولے سے مل کر اپنا رہا سہا وقار بھی ضائع کر دیا۔ جیسا کہ منیر رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے۔ اب مودودی صاحب حزبِ اختلاف میں پھر سوار بنے ہوتے نظر آتے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ

"اس میں شک نہیں کہ ہم نے آمریت کی جگہ جمہوریت کو لانے کے لئے ملک کی دوسری جماعتوں کے ساتھ آج تک بھی تعاون کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کریں گے۔ لیکن اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ ہم کسی لادینی یا مغربی یا مشرقی طرز کی جمہوریت کے قائل ہو گئے ہیں اور اس کے لئے کسی سے تعاون کر رہے ہیں۔ ہمارے اس تعاون کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم پُر امن آئینی طریقوں سے اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں اور یہ کام اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب جمہوری طریقوں سے قیادت کو تبدیل کرنے کے سارے راستے کھلے رہیں۔ جمہوریت اصل مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اصل مقصد نہیں۔ ہمارا اصل مقصد اسلام ہے اور اس کے سوا ہر دوسرا نظام ہمارے نزدیک باطل ہے۔ خواہ وہ سرمایہ داری ہو فاشزم ہو یا اشتراکیت یا اشتمالیت"

(ترجمان القرآن اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۲، ۴۳)

ماہنامہ ترجمان القرآن مودودی صاحب کا مخصوص ترجمان ہے اور مندرجہ بالا حوالہ "اشارات" کی آخری عبارت ہے۔ جو مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی کی لکھی ہوئی ہے۔ رسالہ کے مرتب خود مودودی صاحب ہیں۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا عبارت خود مودودی صاحب کی ذہنیت کی آئینہ دار ہے۔ ہر کوئی شخص جو اس عبارت کو پڑھے گا۔ مودودی صاحب کی ذہنی الجھنوں کا راز اس پر آئینہ ہو جائے گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ

(۱) حزبِ اختلاف کی جماعتوں سے جو تعاون کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی لادینی یا مغربی یا مشرقی طرز کی جمہوریت کے قائل ہو گئے ہیں

(۲) اس تعاون سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم پُر امن آئینی طریقوں سے اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ مودودی صاحب کی عقل میں یہ بات نہیں آئی کہ اسلام اپنے نفاذ کے لئے کوئی اپنا خاص طریق کار رکھتا ہے۔ اس کو لادینی طرزِ جمہوریت کے سہاروں کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ مغالطہ اسی قسم کا ہے جس طرح خلافت کے لئے برصغیر ہند کے مسلمانوں نے گاندھی وغیرہ کا سہارا لیا تھا۔ اللہ اللہ اسلام اب ایسا ہی بے نوا ہو گیا ہے کہ اس کو کفر کے سہارے کی ضرورت ہے۔ اگر مودودی صاحب کا قرآن و سنت پر ایمان ہوتا تو اول تو وہ کوئی سیاسی پارٹی اقامتِ دین کے لئے نہ بناتے اور اگر بناتے تو لادینی سہاروں سے اس کو پروان چڑھانے کی کوشش نہ کرتے۔ چونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی حاصل نہیں ہے۔ اس لئے وہ دن رات یہ قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ ؎

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہ رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہ بر کو میں

(باقی دیکھیے ص۷ پر)

خطبۂ نکاح

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ نہایت پُرحکمت اور لطیف نصائح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

بمقام مسجد مبارک ربوہ

مؤرخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کے نکاح کا محمد نعیم صاحب ابن محترم چوہدری محمد شریف صاحب سے اور نصرت جہاں آرا بیگم صاحبہ بنت مکرم بریگیڈیر ملک عبدالعلی صاحب کے نکاح کا انس داؤد صاحب ابن چوہدری غلام اللہ صاحب باجوہ لاہور سے اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار مرتب محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

میرا معمول تو نہیں کہ میں

جمعہ سے پہلے نکاح

کا اعلان کروں لیکن ہمارے ایک بے نفس، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی جو جماعت ہائے احمدیہ منٹگمری کے امیر ہیں اور بڑے لمبے عرصہ سے بیمار ہیں یہ خواہش تھی کہ میں جمعہ کے روز اس نکاح کا اعلان کروں۔ اسی طرح دوسرا نکاح بھی ہمارے ایک مخلص دوست سے تعلق رکھتا ہے ان کی بھی یہی خواہش تھی اس لئے میں نے اپنے ایک بیمار بھائی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اور ان کی خوشی کی خاطر اپنے معمول کو چھوڑا ہے اور ان دو نکاحوں کا اعلان کر رہا ہوں۔

فرمایا:-

چند دن ہوئے

میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پر جو خطبے ارشاد فرمائے ہیں وہ بھی پڑھنے چاہئیں۔ ان سے استفادہ کرنا چاہیئے اور سبق لینے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں اس وقت تک صرف ایک خطبۂ نکاح دستیاب ہوا ہے جو مَوَاہِبِ لَدُنِّیَّہ میں درج ہے اور وہ خطبۂ نکاح وہ ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر

پڑھا۔ جس وقت میں نے اس مختصر مگر بڑے ہی لطیف معانی پر مشتمل خطبہ کو دیکھا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ پہلے موقع پر ہی یہ خطبہ دوستوں کو سناؤں گا۔ اور اتفاق کی بات ہے کہ وہ پہلا موقع مجھے آج مل گیا ہے۔ میری دعا ہے کہ ہر چہار خاندانوں (یعنی لڑکوں کے خاندان اور لڑکیوں کے خاندان) کے لئے اللہ اس خطبہ کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جسے میں آج پڑھ کر سناتا ہوں برکت کا موجب بنائے اور ان دونوں خاندانوں سے دنیا کی محبت سرد کر دے اور اپنی محبت کی چنگاری ان کے دلوں میں شعلہ زن کرے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کے الفاظ یہ ہیں:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهِ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهِ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهِ وَسَطْوَتِهِ النَّافِذِ اَمْرُهُ فِيْ سَمَائِهِ وَاَرْضِهِ، اَلَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَمَيَّزَهُمْ بِاَحْكَامِهِ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهِ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهُ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا، اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ بِهِ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔

فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ اِلٰى قَضَائِهِ وَقَضَاؤُهُ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهِ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ، يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ۔

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّيْ زَوَّجْتُهُ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اِنْ رَضِيَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں جو رب، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین کی صفات کی وجہ سے اپنی مخلوق پر بے شمار نعمتیں نازل کرتا ہے اور اس کی مخلوق اس کی نعمتوں کو دیکھ کر اس کی حمد میں مصروف ہے۔ کامل قدرت اسی کو حاصل ہے۔ اسی لئے وہی ایک معبودِ حقیقی ہے۔ قادرانہ تسلّط اسی کو حاصل ہے۔ اس لئے وہی سچی اور عاجزانہ اطاعت کا مستحق ہے۔ اسکے قہر اور جبروت کو دیکھ کر مخلوق خوف کے مقام پر کھڑی ہوتی ہے۔ آسمان اور زمین میں اس کا حکم نافذ ہے۔ اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق کو پیدا کیا۔ پھر اپنے کامل تصرف سے اس نے ان میں مختلف قوتیں اور استعدادیں پیدا کیں۔ اور

بعض کو بعض پر فضیلت بخشی

پھر اشرف المخلوقات کو ایک کامل شریعت کے ذریعہ انتہائی شرف بخشا اور اپنے نبی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما کر اس نے انسان کے لئے عزّت اور شرف کے سامان مہیا کئے۔

اللہ تعالےٰ نے ازدواجی تعلّقات کو فطرت کا جزو بنایا ہے جس سے پھل کے بعد پھل حاصل ہوتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انسان کے لئے ہدایت کو نازل کیا۔ اور نکاح کو واجب قرار دیا اور اس کے ذریعہ اس نے خاندانوں کے باہمی تعلقات میں وسعت پیدا کی۔ عزّت و عظمت والا ہے وہ جس نے قرآن کریم میں فرمایا:-

"اور وہ خدا ہی ہے جس نے پانی سے انسان بنایا پس اس کو کبھی تو کمال قدرت سے شجرۂ آباء کے خونی رشتہ میں منسلک کیا اور کبھی کمالِ ہدایت سے ازدواجی رشتہ میں باندھا اور تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔"

پس یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا ہر انفرادی حکم، قوانین قضا اور قوانین قدرت کے ذریعہ ظہور پکڑتا ہے اور

قضاء و قدر کے قوانین

میں اس کی قدرتوں کے نظارے جلوہ گر ہوتے ہیں اور اس کی یہ قدرت ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ہر پروگرام کے لئے ایک میعاد مقرر ہے۔ جس چیز کو اللہ چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم کرتا ہے اور اس کے پاس تمام احکام کی جڑھ اور اصل ہے۔"

پھر آپؐ نے فرمایا:-

"اللہ عزّوجل کے حکم سے میں فاطمہ کا نکاح علی بن ابی طالب سے پڑھ رہا ہوں۔ چار سَو مثقال چاندی مہر پر بشرطیکہ علیؓ راضی ہو۔"

میں نے کوشش کی ہے کہ صحیح اور قابلِ فہم مطلب اور مفہوم اس خطبۂ نکاح کا اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کروں۔ جب میں نے اس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اتنے

وسیع مضامین اور مطالب

ان چند الفاظ میں پائے جاتے ہیں کہ عقلِ انسانی حیران رہ جاتی ہے۔

پس جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کر دوں۔ یہ ایک انفرادی حکم ہے اور خدا تعالےٰ کا ہر انفرادی حکم اس کے مقرر کردہ قواعد کلیہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتا ہے اس لئے میں دونوں فریق کو بھی اور دیگر تمام سننے والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے

ازدواجی تعلقات

کے متعلق قرآن کریم، شریعتِ اسلامیہ، میں ایک نہایت پاکیزہ اور نہایت اعلےٰ درجہ کی حسین تعلیم نازل کی۔ پس جب تم ازدواجی تعلقات قائم کرو تو یاد رکھو کہ یہ تعلقات دو طرفہ ہیں۔ اس لحاظ سے کہ دو خاندانوں کے درمیان قائم ہو رہے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ ایک طرف تو میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہیں اور دوسری طرف دو خاندانوں کے باہمی تعلقات ہیں۔

ان تعلقات کے نباہنے میں

کامیابی کا گُر اور راز

صرف اور صرف یہی ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت پر غور کرو اور اسکے مطابق جہاں دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں عمل کرنے کی کوشش کرتے ہو وہاں ان معاملات میں بھی ان ہدایات کو اپنے سامنے رکھو تا اللہ تعالےٰ تمہاری کوششوں میں اور ہونے والے تعلقات میں برکت ڈالے اور ان تعلقات کو ہر لحاظ سے باہمی برکت اور محبت کا موجب بنائے۔ اور تم خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو۔ پھر تمہیں یہ بھی سمجھ آئے گا کہ ہمارا کامل توکل صرف اللہ تعالےٰ کی ذات پر ہے اور ہمیں ہر خیر کے حصول کے لئے اور ہر شر سے بچنے کے لئے اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور حق یہی ہے کہ اس کے فضل کے بغیر ہماری کسی بھی کوشش کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو بہت ہی بابرکت بنائے اور ہمارے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب کو صحت اور زندگی دے تا وہ اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھیں۔ اسی طرح دیگر ہر سہ خاندانوں پر بھی وہ اپنا فضل فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ جو غلبۂ اسلام کیلئے قائم کیا گیا ہے اس کے لئے ہر لحاظ سے یہ قربانی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالےٰ ان کے دلوں میں دین کا شوق پیدا کرے اور ان کے دلوں سے دنیا کی محبت سرد کر دے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کروایا اور دعا فرمائی۔

وقفِ عارضی سے روحانی نفع

کراچی کے ایک مخلص دوست جو ابھی وقفِ عارضی کے ماتحت تعلیم قرآنِ مجید کی ذمہ داری ادا کر کے واپس پہنچے ہیں۔ اس کارِ خیر کی روحانی لذّت کو محسوس کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں کہ :-

"حضور کے ارشاد کے ماتحت محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کی بدولت بندہ کو ذاتی طور پر صرف دو ہفتہ وقف عارضی پر جانے سے بڑا نفع ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ انشاء اللہ تعالےٰ مزید چار ہفتے بھی بندہ لمبی رخصت پر جاکر وقف کرنے کا ارادہ رکھتا ہے"۔

یہ سب کچھ قرآن مجید کی تعلیم کی برکت ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ دوسرے احباب کو بھی اس لذّت سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۴ راگست ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میرے بھانجے عزیزم محترم لیفٹیننٹ عبد المالک صاحب ابن میجر ڈاکٹر عبد الحق صاحب ملک ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ کا اعلان فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو خیر و برکت کا باعث بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

(عبد المنان ناہید)

تفسیرِ صغیر

(از محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

یہ وہ عظیم الشان مختصر تفسیر ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نہایت اہتمام سے اپنی بیماری کے باوجود مکمل فرمائی اور شائع فرمایا۔ یہ ایک سلیس، بامحاورہ اور نادر ترجمہ و تفسیر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اس تفسیر کا دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے جو نہایت ہی اعلےٰ کاغذ پر چھپا ہے۔ بلاک بنوا کر طبع کرایا گیا ہے جس سے اس تفسیر کی شان اور عظمت دوبالا ہو گئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مکرم مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ نے نہایت محنت اور عرقریزی سے اس ایڈیشن کی طباعت اور اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اب یہ تفسیر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے باعث نہایت ہی دلکش اور جاذب نظر صورت میں شائع ہوئی ہے۔ وللہ الحمد۔

قرآن مجید اہلِ ایمان کی جان ہے اس کا پڑھنا اور پڑھانا مومنوں کا فرض ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ اور جب ترجمہ کی دلکشی، تفسیری نوٹوں کی اطمینان بخش توضیح، اور کتابت و طباعت نیز کاغذ کا بھی بہترین اہتمام موجود ہو تو پھر کسی شخص کا قرآن مجید پڑھنے سے محروم رہنا بڑی بدقسمتی ہے۔

تفسیر صغیر ہمارے محبوب امام رض کی یادگار ہے اور اپنی ذات میں اپنے حقائق و معارف کے لحاظ سے بھی انتہائی فائدہ بخش کتاب ہے لہذا ہمارے لئے تو اس کا محبوب ہونا ایک قطعی اور طبعی امر ہے مگر اس ایڈیشن کی تو اتنی مقبولیت ہوئی ہے کہ اپنے و بیگانے سبھی ثناخواں ہیں اور ہر زبان اس پاکیزہ کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی افادیت میں اور اضافہ فرمائے اور ناشرین کو بھی جزاء خیر بخشے اور سب مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ھدیہ بیس ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ :- ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

(الفرقان جون۔ جولائی ۱۹۶۶ء)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

وہ سمجھتے ہیں کہ کارِ اصلاح وہ اپنی عقلی تدابیر سے سرانجام دے سکتے ہیں یہ خود پرستی ہے جو ان کی خودی کو موٹا تو کر سکتی ہے مگر اسلام کو سوا نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ان کا نہ آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پر اور نہ حدیث مجددین پر ایمان ہے اس لئے وہ اللہ تعالےٰ کی رہنمائی کا انتظار کئے بغیر اپنی عقلی تدابیر کی پوجا کرنے لگے ہیں اور ہر بار مُنہ کی کھا رہے ہیں مگر ٹھوکریں کھا کھا کر بھی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ اگرچہ دینی منفت روزہ کے مدیر مودودی صاحب کے سحر سے نکل آئے ہیں مگر ہمیں ڈر ہے کہ وہ بھی باوجود الٰہی رہنمائی کے لزام کے اعتراف کے اپنی ہی مدبرانہ لیاقت کے پجاری ہیں اور یہی حال ان کے ساتھیوں کا ہے۔

یاد رہے کہ کارِ اصلاح یعنی تجدید و احیاء دین میں الٰہی رہنمائی کوئی پریشان روحانی نزول نہیں ہے بلکہ یہ ایک متعین اور سنتِ الٰہیہ کا مخصوص طریق کار ہے جو امتِ محمدیہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ جب تک اس کے مالہ و ماعلیہ کو پوری طرح نہ محسوس کیا جائے اور جیتے جاگتے شعور سے اس کو قبول نہ کیا جائے محض اس کا لفظی اعتراف آپ کو کسی منزل تک نہیں پہنچا سکتا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ماریشس میں یوم سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت کامیاب تقریبات

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماریشس کی جماعت احمدیہ کو فخر حاصل ہے کہ اس نے اہل ماریشس میں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی۔ سیرت اور آپ کی پاک تعلیمات کو پھیلانے کی غرض سے یوم سیرۃ النبیؐ کے موقعہ پر سب سے پہلے سیرت کانفرنس سنہ ۱۹۳۰ء میں منعقد کی پھر ہماری تقلید کرتے ہوئے دوسرے مسلمان بھائیوں نے بھی مولود کی مجالس کی جگہ سیرت کانفرنسوں کو اپنا لیا اس سال ہماری طرف سے اعلان ہوتے ہی مسلمانوں نے بھی کانفرنسوں کے پروگرام بنائے اور مجموعی طور پر جتنی کانفرنسیں اس سال ہوئی ہیں انہوں نے گذشتہ سب ریکارڈ مات کر دئے ہیں۔ سنہ ۱۹۶۱ء میں جب خاکسار یہاں پہلی بار آیا تھا تو ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ کا رجحان پیدا کرنے کے لئے یوم النبیؐ کے موقع پر آنحضرت صلعم کی سیرت پر مضمون نویسی کے انعامی مقابلے شروع کر دئے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طریق کو بھی آہستہ آہستہ دوسرے مسلمانوں نے اپنا لیا ہے اور اس سال دس سے زائد ایسے مقابلے مختلف انجمنوں کی طرف سے ہوئے ہیں ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم نے امسال یوم سیرۃ النبیؐ کو اعلیٰ پیمانے پر منانے کا انتظام کیا اور مندرجہ بالا دو قسم کے پروگراموں کے علاوہ اس سال ہم نے اس تقریب پر حضورؐ کی پاک تعلیمات پر مشتمل پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر ایک ہی دن میں ماریشس کے ہر گھر میں پہنچایا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریری مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے شرکت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کا ------ پروگرام جو ماریشس میں پہلی دفعہ منصہ شہود پر آیا تھا۔ بہت دلچسپی کا باعث ہوا۔ ۲۶ رجون بروز اتوار صبح دس بجے یہ مقابلہ شروع ہوا۔ تین جج صاحبان تھے ایک ڈاکٹر قاسم علی صاحب ڈینٹسٹ دوسرے مسٹر عیدو ا جو ابھی ابھی ایم اے پاس کر کے اپنے وطن کو لوٹے ہیں اور مقامی اخبارات میں اکثر آپ کے مضامین شائع ہوتے ہیں وتیسرے ہمارے احمدی بھائی احمد حسن صاحب سوکیہ تھے جو صاحب علم و تجربہ ہیں۔ ہر مقرر کو پانچ منٹ کا وقت دیا گیا تقریریں کر لیں۔ فرنچ اور انگریزی میں تھیں۔ منصفین نے دو ہندو نوجوانوں کی تقریروں کو بہت پسند کیا جو اوّل اور دوم آئے سوم چہارم اور پنجم دو احمدی اور غیر احمدی دوست تھے ان سب کو اسلامی کتب بطور انعام دی گئیں۔

انعامات ۳ر جولائی کو یوم النبیؐ کانفرنس میں پروفیسر عظیم الحق صاحب جنیدی ایم اے ہیڈ آف اردو ڈیپارٹمنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج ماریشس نے تقسیم فرمائے۔

یوم النبیؐ کانفرنس کی صدارت Hon'ble Govinden M.B.E, M.L.C نے کی جو یہاں کی لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا کہ اس وقت دنیا کو امن کی تلاش ہے اور یہ بغیر اخلاق کے نہیں مل سکتا اور اخلاق صرف زبان کی باتوں سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ عمل سے بنتے ہیں اور احمدیہ جماعت نے جس سے میرا دیرینہ تعلق ہے اچھے اخلاق پر عمل کر کے ہی انہیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ ترقی کر رہی ہے۔ تلاوت ایک غیر از جماعت قاری میاں احمد منگل خاں صاحب نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

" وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے "

برادرم آدم علی بخش صاحب نے نہایت اچھے انداز میں سنائی۔ ایک عیسائی پادری مسٹر عمانویل ایم اے جو یہاں ایک کالج کے پرنسپل ہیں بھی تشریف لائے انہوں نے قرآن مجید کے متعدد حوالہ جات سے یہ بتانے کی سعی کی کہ آنحضرت صلعم حضرت عیسےٰ اور عیسائیوں سے محبت رکھتے تھے اسلئے اب بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کو دوست بن کر رہنا چاہیئے۔ ایک ہندو دوست مسٹر سخن گیا نے اللہ تعالیٰ۔ آنحضرت اور اتحاد پر تقریر کی۔ اسی طرح محکمہ تعلیم کے سکول انسپکٹر مسٹر گوکل سنگھ نے آنحضرتؐ صلعم کی سیرت کا ایک پہلو اجاگر کیا اور جب بھی حضورؐ کا نام لیا تو یہی کہا کہ ہمارے پیارے نبی ہمارے پیارے نبی۔ ایک اور ڈسٹرکٹ سرکل کے صدر مسٹر مہنری ددومن کھیتونگ نے آنحضرتؐ کا بیویوں سے حسن سلوک پر روشنی ڈالی۔ بھائی احمد یداللہ نے بائیبل اور گیتا کی پیشگوئیوں سے حضورؐ کی سچائی پر روشنی ڈالی پھر بھائی احمد حسن صاحب سوکیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بین الاقوامی مصلح کے طور پر پیش کیا۔ جس کے ثبوت میں انہوں نے آنحضرت کی بہت سی ایسی تعلیمات پیش کیں جن کو دنیا اب مجبور ہو کر اپنا رہی ہے۔ پروفیسر عظیم الحق صاحب جنیدی ایم۔ اے نے حضورؐ کی عمدہ تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں خاکسار کی تقریر تھی۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کی دوسرے مذاہب کے متعلق رواداری کی تعلیم کو پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح آپ نے نجران کے عیسائیوں کو اپنی مسجد نبوی میں عبادت کرنے کے لئے اجازت دے کر موجودہ دنیا کے لئے رواداری کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ نیز خاکسار نے بتایا کہ حضورؐ کی شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے مثالی بنایا تھا آپ نے اپنے کردار سے بنی نوع انسان کے لئے ایک ارفع اور کامل نمونہ پیش کیا ہے کاش ہم آپ کی پیروی کر کے اپنے اخلاق کو سنواریں نیز بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس لئے کھڑا کیا ہے تا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلکر آپ کی تعلیمات اور پاک نمونہ کی حقانیت کو ثابت کریں۔ مگر افسوس ہے کہ آپ پر آج (حضرت مسیح موعودؑ) یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت نعوذ باللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتی ہی نہیں۔ خاکسار نے اس الزام کی تردید کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے چند حوالے پڑھکر سنائے اور بتایا کہ ہم حضورؐ کی صحیح شان کو کیا سمجھتے ہیں۔ آخر پر خاکسار نے اعلان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ رواداری کے کامل نمونہ کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے ہم ماریشس کے اہم مقامات پر جلد ہی "پیشوایان مذاہب" کے جلسے کریں گے۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں پیشوایان مذاہب کے جلسوں والی تجویز کو بہت ہی سراہا فرمایا کہ اس طریق پر اگر جلسے ہونے لگیں تو ہم نہ صرف ماریشس میں بلکہ ساری دنیا میں محبت۔ امن اور باہمی رواداری کی سپرٹ کو جاری وساری کر کے اپنے مقصد حیات کو پا سکتے ہیں۔

جلسہ کا اعلان یہاں کے مقامی اخبارات میں ہو چکا تھا نیز ماریشس براڈکاسٹنگ سروس والوں نے بھی دو تین بار اعلان کیا تھا یہ پہلا موقع ہے کہ یوم النبیؐ کی اسلامی تقریبات کا اخباروں میں اس کثرت سے ذکر آیا اور بعض عیسائی اخباروں نے تو پہلی بار اسلام کا ذکر کیا اور ہماری مرسلہ اطلاعات کو شائع کیا جلسہ کے وقت سامعین کی اتنی کثرت تھی کہ ہال کے اندر کسی احمدی کو شاید ہی جگہ ملی ہو ہال کے چاروں طرف کھڑکیوں اور دروازوں سے ہجوم نظر آ رہا تھا عورتیں مسجد کے بالائی حصہ میں تھیں ان کی کثرت کی وجہ سے جگہ ان کے لئے بھی تنگ ہو گئی تھی لاؤڈ سپیکر نے کافی مدد کی اور سڑک پر چلتے راہگیروں کو بھی تقریریں سننے کا موقعہ دیا۔ مقام اجتماع کرسیوں اور دیگر انتظامات خدام کے سپرد تھے جنہوں نے نہایت سلیقے سے سارے انتظامات سرانجام دئے جلسہ کے بعد مقررین اور بعض معززین کی اکل و شرب سے تواضع کی گئی۔ زائرین کے کمرہ کو جماعتی کارگزاری کی تصاویر اور نقشوں سے مزین کر دیا گیا تھا جسے حاضرین دیکھکر بہت محظوظ ہوئے بعض معززین نے VISITORS BOOK میں تعریفی الفاظ لکھے۔ الحمد للہ کہ ہماری یہ تقاریب بہت کامیاب رہیں۔ ان تقریبات سے قبل کئی احمدی دوستوں کو خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی بشارت دی تھی۔ بعض دوستوں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ احمدیہ مرکز میں غیر از جماعت ہندو اور عیسائی دوست اتنی کثرت سے آئے ہیں کہ احمدیوں کے لئے جگہ نہیں رہی چنانچہ یہ بات من وعن پوری ہوئی تقریباً سب احمدیوں کو حاضرین کی کثرت کی وجہ سے باہر کھڑا ہونا پڑا جس کو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے محض اپنے فضل سے احمدیہ ہال کو غیر مسلم سامعین سے بھر دیا۔ شاید یہ ان انقلابات کا حصہ ہے جن کے آنے کی خبر اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو آج سے ڈیڑھ ماہ قبل دی تھی اور بتایا تھا کہ ان انقلابات کے نتیجہ میں احمدیت کو کامیابی نصیب ہوگی۔ حضور کا یہ خط مئی کے اخبار LE MAURICIEN میں شائع ہو چکا ہے۔ اب یوم النبیؐ کی تقریبات مقامی اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔

یوم النبیؐ کے موقعہ پر والی بال کے مقابلے بھی ہوئے جیتنے والی ٹیم "طارق" کے کیپٹن کو مسٹر ابراہیم صاحب سبحان نے کانفرنس میں انعامی کپ دیا اور لینے والا کیپٹن خوش قسمتی سے خاکسار ہی تھا۔ مضمون نویسی کے مقابلے میں ہندو اور مسلمانوں کی طرف سے بہت سے مضامین آ چکے ہیں جو بہت عمدہ ہیں ان کے انعامات کی تقسیم پھر کسی پبلک جلسہ میں ہوگی۔

یوم النبیؐ کی تقریبات کو بارونق اور پسندیدہ بنانے کے لئے مقامی ٹاؤن کونسل نے بھی تعاون کیا احمدیہ مسجد "دار السلام" پر بجلی کے قمقمے سینکڑوں کی تعداد میں لگا دئے گئے۔ رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور گیٹ کو سرسبز پتوں سے مرصع کر دیا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے متعلق ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع اس سال بھی انشاء اللہ العزیز دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہی ہوگا۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اجتماع میں ان کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو۔ خواہ ایک نمائندہ ہی آئے۔ ضلع کی لجنہ کی عہدہ دار اس بات کی ذمہ دار ہوں گی۔ کہ ان کے ضلع کی ہر مقامی لجنہ سے ایک نمائندہ ضرور آئے۔ نمائندگان کے پاس مقامی لجنہ کی تحریر موجود ہونی چاہیئے۔ کہ فلاں فلاں نام کی ممبرات ہماری لجنہ کی طرف سے نمائندہ ہوں گی۔ ورنہ نمائندگی کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ بہتر ہوگا۔ کہ عہدیداران لجنہ اجتماع دس پندرہ روز پہلے اطلاع دیکر ٹکٹ منگوا لیں۔

۲۔ **چندہ سالانہ اجتماع** سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کو ادا کرنا لازمی ہے سال میں ایک مرتبہ ۸؍ فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جائے۔ اب چونکہ سالانہ اجتماع کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے براہ مہربانی ہر لجنہ ہر ممبر سے ۸؍ سالانہ شرح کے حساب سے یہ چندہ وصول کر کے بھجوائے

۳۔ اجتماع سے ایک ہفتہ قبل تمام لجنات کی طرف سے یہ اطلاع آنی ضروری ہے۔ کہ ان کی طرف سے کل کتنی بہنیں اور بچیاں آ رہی ہیں۔ تا ان کے قیام کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

۴۔ **شوریٰ** سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس کے ایجنڈا کے لئے ایسی تجاویز بھجوائیں۔ جو لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور بہبودی پر مشتمل ہوں۔ یاد رہے کہ ایسی تجاویز ہر لجنہ کے اجلاس میں پیش ہو کر وہاں سے منظور کر کے مرکز کو بھجوائی جائیں۔ یہ تجاویز پندرہ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

۵۔ **شعبۂ مال** سال رواں کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مالی سال کے سات ماہ گذرنے پر بجٹ آمد میں پانچ ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ اگر آمد کا یہی حال رہا تو سال کے بعد لجنہ مرکزیہ کے لئے اپنا بجٹ پورا کرنا مشکل ہوگا۔ اسلئے میں لجنات کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ محنت اور توجہ سے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے کام میں لگ جائیں

حال میں لجنات کی طرف سے جو فارم پُر ہو کر آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لجنات میں بھاری تعداد چندہ نا دہندگان کی ہے۔ اگر ہر عورت سے خواہ کتنا ہی کم چندہ کیوں نہ ہو لیا جائے اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہر لجنہ کی سو فیصدی تعداد چندہ دہندگان کی ہو تو نہ صرف ہم بجٹ پورا کر سکتی ہیں۔ بلکہ بجٹ سے بہت زائد آمد پیدا کر سکتی ہیں۔

۶۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر اس سال بھی تقاریر کے مقابلے ہوں گے۔ ہر مقابلہ میں ہر لجنہ سے صرف ایک ممبر آ سکتی ہے۔ زیادہ نہیں۔ ہر لجنہ اپنے ہاں مقابلے کروائیں اور ان میں سے اوّل آنے والی کو مرکز میں بھجوائیں۔

اس سال مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا ہے جو بچیاں کئی سالوں سے ایک ہی معیار میں حصہ لے رہی ہیں اور ان کو مشق ہو چکی ہے۔ وہ مقابلہ میں نہیں آئیں گی۔ بلکہ انہیں کسی الگ موضوع پر تقریر کرنے یا مقالہ پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اس مقابلہ میں بی اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ اس کے علاوہ جن بہنوں کو تقریر کرنے کا تجربہ ہو۔ وہ اس معیار میں حصہ لے سکتی ہیں۔

فی تقریر سات منٹ سے نو منٹ وقت دیا جائے گا۔

عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے

۱۔ اسلام ہی امن عالم کا کفیل ہو سکتا ہے۔

۲۔ قرآن اور ہماری زندگی

۳۔ اسلام کی تعلیم۔ تربیت اولاد کے متعلق۔

۴

مسئلہ زکوٰۃ کی وضاحت

بعض صاحب نصاب احباب جو زکوٰۃ کے شرعی مصرف سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ کچھ رقم بعض اداروں مثلاً سکولوں یا کالجوں وغیرہ کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ زکوٰۃ خالصتاً یتامیٰ۔ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے لیکر غرباء کو دی جاتی۔ اگر کوئی صاحب نصاب کچھ رقم کسی تعلیمی ادارہ کو دیتا ہے۔ تو وہ ادائیگی کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر جس قدر زکوٰۃ واجب ہو۔ اس پر بدستور قائم رہتی ہے۔

اسی طرح بعض احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ مقامی طور پر از خود تقسیم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طرز طریق بھی ٹھیک نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم امام وقت کی خدمت میں آنی چاہیں۔ ہاں اگر کوئی دوست اپنے کسی نادار رشتہ دار یا کسی اَور مستحق کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ تقسیم کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے پیشگی منظوری حاصل کرے عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ وہ احباب جماعت میں اس مسئلہ کی خوب تشہیر کریں۔ اور زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوایا کریں۔

(نظارت بیت المال (آمد) ربوہ)

اکلوتے بچے کی وفات

میرا لڑکا ملک ممتاز احمد جو ۱۴ سال کی عمر میں صرف چوبیس گھنٹے بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا اور اپنے والدین کو اپنی چار بہنوں سمیت دیگر افراد خاندان کو بھی روتا ہوا چھوڑ کر ایک نہ مٹنے والا درد دے گیا ہے۔ یہ میرا اکلوتا بچہ تھا اور دسویں جماعت میں پڑھ رہا تھا۔ تمام احباب جماعت خاص کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے اور ہر بہن بھائی سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عنایت کرے۔ آمین۔

اس وقت میری صرف چار لڑکیاں ہیں وہ لڑکا سب سے بڑا اور پہلا بچہ تھا (ملک نیاز احمد۔ فیض حضور بجہ۔ بستی بھوڈو پور۔ ضلع مظفر گڑھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد سیف علی صاحب سڑک عبور کرتے ہوئے ایک حادثہ پیش آ گیا ہے جسم کے بعض حصوں پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد صادق صفدر علی محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ تصور بانو عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ شاید اس کا اپریشن ہو۔ احباب بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار غلام رسول کینال پارک لاہور)

۴ تقریری مقابلہ معیار دوم

اس میں ایف۔ اے پاس اور بی اے کی طالبات حصہ لے سکتی ہیں۔ وقت پانچ سے سات منٹ تک دیا جائے گا۔

عنوانات درج ذیل ہیں

۱۔ موجودہ نسل کی مذہب سے بیگانگی ہی بداخلاقی کا سبب ہے

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب

۳۔ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سری نگر ۱۱ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ کے موقع پر سری نگر، اننت ناگ، سوپور اور دوسرے مقامات پر زبردست ہنگامے ہوئے۔ بعض مقامات پر پولیس اور حریت پسندوں میں جھڑپیں ہوئیں جن میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔ سری نگر میں سیاہ جھنڈوں کے ساتھ جلوس نکالا گیا اور بھارتی استبداد کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

رائے شماری محاذ نے اس مرتبہ شیخ عبداللہ، مرزا افضل بیگ اور دوسرے کشمیری رہنماؤں کی گرفتاری کی سالگرہ یوم سیاہ کے طور پر منائی۔ محاذ کے دفاتر پر سیاہ جھنڈے لہرائے گئے اور اس کے کارکنوں نے سیاہ پٹیاں باندھیں۔ حکام نے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا دی تھی لیکن اس کے باوجود کشمیری رہنماؤں نے عوام کے ہجوموں سے خطاب کیا اور انہیں وہ عہد دہرانے کو کہا جو بھارت کی ظالمانہ حکومت کا تختہ الٹنے اور حق خود ارادیت کے حصول کے لئے وہ کر چکے ہیں۔

محاذ رائے شماری اور دوسری حریت پسند جماعتوں کی اپیل پر ہڑتال پوری طرح کامیاب رہی خاص طور پر سری نگر میں کاروبار بالکل معطل رہا۔ درگاہ حضرت بل اور دوسری خانقاہوں اور مساجد میں ریاست کی آزادی کی دعائیں مانگی گئیں۔ صورت حال پر قابو پانے کے لئے ایک دن پہلے ہی شہر کے اہم مقامات اور سرکاری دفاتر پر پولیس کے دستے متعین کر دیئے گئے تھے۔

• حیدرآباد ۱۱ اگست بھارتی لیڈر پھر طبل جنگ بجا رہے ہیں اور ان کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت پھر جنگی جنون میں مبتلا ہو گیا ہے۔ ان حالات میں پاکستان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اپنے دفاع کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے۔

ان خیالات کا اظہار پاکستان کے وزیر قانون سید محمد ظفر نے ایک خصوصی ملاقات میں کیا۔ وہ بھارتی وزیر دفاع اور وزیر خارجہ کے حالیہ بیانات پر تبصرہ کر رہے تھے۔

وزیر قانون نے کہا کہ بھارت کی جنگی تیاریاں پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں اور ان حالات میں ہمیں بہرحال اپنا دفاع کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزراء اور دوسرے رہنما جو بیانات دے رہے ہیں ان کا واحد مقصد اپنے عوام کو جنگ کے راستہ پر چلانا ہے۔ آپ نے کہا کہ کوئی سادہ لوح بھی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوگا کہ پاکستان کے دفاعی اقدامات بھارت کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اس بات کا واضح ثبوت دونوں ملکوں کے دفاعی بجٹ ہیں جن میں زمین و آسمان کا فرق ہے انہوں نے کہا کہ اس میں کسی کو شبہ نہیں کہ بھارت کی جنگی تیاریاں پاکستان کے خلاف ہیں

وزیر قانون نے کہا کہ جس قسم کے بیانات مسٹر چوان اور سردار سورن سنگھ دے رہے ہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ سوا اس کے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات اور خراب ہوں اور تلخی بڑھے۔

• راولپنڈی ۱۱ اگست۔ ایک سرکاری ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ صوبے میں آٹے اور گندم کی قیمتوں کو معمول پر لانے کے لئے حکومت نے فوری طور پر محفوظ ذخائر سے فلور ملوں کو گندم سپلائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے مزید برآں امریکہ سے ایک لاکھ ٹن گندم عنقریب پہنچ جائے گی۔ جس کے بعد صورت حال بہت بہتر ہو جائے گی۔

یہ امریکی گندم اس تین لاکھ ٹن گندم کے علاوہ ہوگی جو پبلک لاء ۴۸۰ کے تحت درآمد کیا جائے گا۔ صوبہ میں گندم کے ذخائر تقریباً تین لاکھ ٹن تھے لیکن اس سال اس میں کچھ کمی ہو گئی ہے کیونکہ پبلک لاء ۴۸۰ کے تحت امریکی گندم پہنچنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔

آٹا اور میدہ کی قیمتوں میں اضافہ کی بڑی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ فلور ملوں کو مقررہ مقدار میں گندم نہیں مل رہی ہے جس کی وجہ سے مارکیٹ میں سپلائی کم ہو گئی ہے اور آٹا کی قیمت میں ڈیڑھ روپے سے دو روپے فی من کا اضافہ ہو گیا ہے۔

• راولپنڈی ۱۱ اگست۔ توقع ہے کہ صدر ایوب اس سال کے آخر میں فرانس کا دورہ کریں گے۔ یہ ان کا دوسرا دورہ ہوگا جس کے دوران فرانس کے صدر جنرل ڈیگال سے دوسرے مسائل کے علاوہ ایشیا میں امن کے سوال پر بات چیت کریں گے یاد رہے کہ ایشیا کے بیشتر مسائل پر پاکستان اور فرانس کے نظریات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

صدر ایوب کے دورہ فرانس کی تاریخ کا تعین فی الحال نہیں ہوا مگر توقع ہے کہ اس سال اکتوبر میں برطانیہ کا دورہ کرنے کے بعد ہی وہ فرانس جا سکیں گے۔

• ڈھاکہ ۱۱ اگست۔ صدر ایوب خان کو کل صبح اپنا ٹھاکر گاؤں کا طے شدہ دورہ منسوخ کرنا پڑا کیونکہ صدر کا طیارہ موسلادھار بارش کی وجہ سے شب گنج کے ہوائی اڈے پر نہ اتر سکا۔ صدر کا چارٹرڈ طیارہ جس نے کل صبح سوا آٹھ بجے ڈھاکہ واپس پہنچ کر تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اتر گیا۔

ٹھاکر گاؤں کے ہوائی اڈے پر تیز بارش کے باوجود جو ہزاروں لوگ صدر محمد ایوب خان کے استقبال کے لئے منتظر کھڑے تھے وہ یہ دیکھ کر مایوس ہو گئے کہ صدر کا طیارہ ہوائی اڈے کے گرد پرواز کر کے واپس لوٹ گیا۔ ان کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر مسلم لیگ نیشنل گارڈ بوائے سکاؤٹس گرلز گائیڈ مقامی اپوا کے ارکان قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اعلیٰ حکام اور بنیادی جمہوریتوں کے چند ارکان بھی موجود تھے۔

• بون ۱۱ اگست۔ مغربی جرمنی نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ ایران نے مغربی جرمنی سے جو نوّے سیبر جیٹ لڑاکا طیارے خریدے تھے ان سب کو اوورہالنگ کے لئے پاکستان بھیج دیا گیا ہے کل بون میں وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے یہ بات ایک وضاحتی بیان میں بتائی جو کینیڈا کی حکومت کے ایک مراسلہ کے جواب میں دیا گیا۔

کینیڈا کی حکومت نے اس بات کی وضاحت چاہی تھی کہ کینیڈا نے ۱۹۵۷ء میں مغربی جرمنی کو جو نوّے سیبر جیٹ طیارے فروخت کئے تھے اور جنہیں بعد میں کینیڈا کی اجازت سے ایران کے ہاتھ دوبارہ فروخت کیا گیا تھا۔ وہ طیارے پاکستان کیسے پہنچ گئے۔ ۱۹۵۷ء کے معاہدے میں کہا گیا تھا کہ اگر مغربی جرمنی نے ان طیاروں کو کسی تیسرے ملک کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا تو کینیڈا سے اس کی اجازت لینی پڑے گی۔

وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا کہ بون میں کینیڈا کے سفارت خانے کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ سیبر جیٹ پاکستان اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ ایران میں ان کی مرمت اور اوورہالنگ کا کوئی انتظام نہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان کی فضائیہ ان طیاروں کو استعمال نہیں کر رہی ہے بلکہ باہر سے پرزوں کی درآمد کے بعد مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا تاہم پرزوں کے پہنچنے میں ۶ سے آٹھ ماہ لگیں گے۔

•۔ لندن ۱۱ اگست۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین مسٹر عبدالکریم سومار نے پاکستان میں خبروں پر سنسر شپ اور اخبارات پر پابندیوں کے متعلق ان تاثرات کو بے بنیاد قرار دیا ہے جو برطانیہ میں بعض لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہیں۔ بی بی سی کے ورلڈ سروس پروگرام "آؤٹ لک" میں ایک انٹرویو کے دوران مسٹر سومار نے کہا کہ پاکستان میں نہ خبروں پر کسی قسم کی سنسر شپ ہے اور نہ اخبارات پر کوئی ایسی پابندی ہے جسے آزادی صحافت کے منافی قرار دیا جا سکتا ہے۔

—:—

پاکستان ویسٹرن ریلوے

لوکو شاپ سے (یکم ستمبر ۶۶ء تا ۳۰ جون ۱۹۶۷ء) راکھ اور دوسرا کوڑا کرکٹ (SHOP REFUSE) ہٹانے کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس مغل پورہ کو ۲۲ اگست ۱۹۶۶ء کے ۱۱ بجے دن تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں مقررہ ٹنڈر فارم جس کی قیمت ایک روپیہ ہے بیس ہزار روپے جو بطور ضمانت مقرر ہیں کی نقد رسید دکھا کر ۲۰ اگست ۶۶ء کو دس بجے دن تک سٹور سیکشن سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

IRC(L) 2053

اپنے دوستوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بنائیے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

جماعت احمدیہ انگلستان کا تیسرا کامیاب سالانہ جلسہ

جلسہ میں شریک احباب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

لندن (بذریعہ ڈاک) - جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۶ اور ۷ اگست کو دو روز جاری رہنے کے بعد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں دو صد سے زائد احباب نے شرکت کی۔ جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا وہ بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئیں۔

۶ اگست کا اجلاس انگریزی پروگرام کے لئے مخصوص تھا۔ اس اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے "ایٹمی دور میں مذہب کی ضرورت" پر تقریر فرمائی۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مسٹر ہکٹر ہگوگس ممبر پارلیمنٹ نے ادا فرمائے۔ اس اجلاس میں احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ محترم امام صاحب لندن نے ان کا استقبال کیا۔

۷ اگست بروز اتوار اجلاس کا آغاز تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بی اے رفیق صاحب امام مسجد لندن کی افتتاحی تقریر سے ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم این اے بشیر صاحب نائب امام، مکرم الف آئی انوری، مکرم ایم اے مختار اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اہم دینی موضوعات پر اردو میں تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں مبلغ برٹش گی آنا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور سکنڈے نیویا کے مکرم عبدالسلام صاحب میڈیسن نے بھی اجلاس سے خطاب فرمایا۔

دوسرے شہروں سے تشریف لانے والے پچاس سے زائد مندوبین کے قیام و طعام کا انتظام مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اتوار کی شام کو سکول کے بچوں نے خاص پروگرام پیش کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

۱۹ اگست تا ۲۸ اگست

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس ۱۹ اگست سے ۲۸ اگست تک جامع مسجد احمدیہ (کمہاراں والی) سیالکوٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں قرآن کریم۔ حدیث۔ تاریخ اسلام اور دیگر اہم مسائل کی تعلیم و تدریس کا انتظام ہوگا۔

مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے علاوہ بعض دیگر علماء سلسلہ بھی تشریف لا رہے ہیں۔

سیالکوٹ کی نزدیکی مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوائیں۔ کم از کم مڈل پاس ہونا شرط ہے۔ شرکت کرنے والے خدام کے نام قائد مقامی کی سفارش سے دفتر خدام الاحمدیہ واقع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں قبل از وقت پہنچنے ضروری ہیں۔ موسم کے لحاظ سے بستر، قرآن مجید کا دوسرا پارہ، کتاب احادیث الاخلاق نبی محمد کا ہیال اور قلم وغیرہ ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا مناسب انتظام ہوگا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ سیالکوٹ)

شیخ عبداللہ نے کشمیر کو سکم کی طرح آزاد ریاست قرار دینے کی بھارتی پیشکش مسترد کر دی

میں کشمیریوں کے مستقبل کا سودا نہیں کر سکتا (شیخ عبداللہ)

راولپنڈی ۱۲ اگست - شیخ محمد عبداللہ نے کشمیر کے مستقبل کے بارے میں بھارت کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے بھارت کے سرودیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن کے توسط سے بھارتی حکومت کو صاف صاف بتا دیا ہے کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنے نظریات میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے چار روز قبل شیخ عبداللہ سے کوڈی کنال میں ملاقات کی تھی اور ان سے دو دن تک بات چیت جاری رکھی تھی۔

باوثوق ذرائع کے مطابق شیخ عبداللہ نے بھارتی حکومت کو بتا دیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے الحاق کے بارے میں وہ جن اصولوں پر کاربند ہیں ان پر عمل کرتے رہیں گے۔ ان ذرائع کے مطابق مسٹر نرائن نے شیخ عبداللہ کو پیش کش کی تھی کہ بھارت کشمیر کو سکم طرح ایک آزاد ریاست بنانے پر تیار ہے جس کے دفاع اور امور خارجہ کا ذمہ دار بھارت ہوگا مگر شیخ عبداللہ نے ایسی کسی بات کو سننے سے ہی انکار کر دیا۔

بھارتی حکومت کا مقصد یہ تھا کہ شیخ عبداللہ کو کشمیر کے بارے میں کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے اور کشمیر کے مستقبل کے بارے میں انہیں اپنا نکتہ نظر تبدیل کرنے کی ترغیب دی جائے لیکن بھارتی حکومت اس مقصد میں ناکام ہو گئی ہے۔ گذشتہ سال شیخ عبداللہ کی نظربندی کے بعد ان سے جے پرکاش نرائن کی یہ چوتھی ملاقات تھی۔

میٹرک کے نتیجے کا اعلان کر دیا گیا

طلباء میں اول عبدالرؤف منٹگمری ۔ طالبات میں اول شمشاد عطا سیالکوٹ

لاہور ۱۲ اگست - آج ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے میٹرک کے نتیجے کا اعلان کر دیا۔ امسال نتیجہ ۵۹٫۷ فی صد رہا۔ امتحان میں کل ۹۱،۳۳ طالب علموں نے شرکت کی۔ ان میں سے ۵۳،۴۷۵ طالب علم پاس قرار دیے گئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول منٹگمری کا طالب علم عبدالرؤف رول نمبر ۵۲۵۶۶ بورڈ بھر میں اول رہا۔ عبدالرؤف نے ۹۰۰ میں سے ۸۰۸ نمبر حاصل کئے۔

لڑکیوں میں سیالکوٹ کی طالبہ مس شمشاد عطا رول نمبر ۲۷۴۸۴ نے ۷۶۹ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔

اس سال میٹرک کا نتیجہ پچھلے سال کے نتیجے سے بہتر رہا۔ پاس ہونے والے ۵۳،۴۷۵ طالب علموں میں سے ۱۱۸۹۰ طالب علم فرسٹ ڈویژن میں ۲۲۱۹۲ طالب علم سیکنڈ ڈویژن میں اور باقی طالب علم تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ نتیجہ کے ان اعداد و شمار میں سپلیمنٹری امتحان کے نتائج شامل نہیں جن کی تعداد کئی ہزار ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ جن لڑکوں نے ۶۷۵ سے زائد اور جن لڑکیوں نے ۶۵۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں۔ انہیں وظیفہ ملنے کا امکان ہے۔

شاہ حسن روس کا دورہ کریں گے

ماسکو ۱۲ اگست - معلوم ہوا ہے کہ مراکش کے شاہ حسن آئندہ چند ماہ میں روس کے سرکاری دورے پر یہاں آئیں گے۔

○ راولپنڈی - ۱۲ اگست صدر ایوب خان ڈھاکہ سے آج واپس راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔

فورٹ سنڈیمن میں خوفناک بارش

دو سو مکان منہدم ہو گئے

کوئٹہ ۱۲ اگست - فورٹ سنڈیمن میں گذشتہ رات بارش نے زبردست تباہی مچا دی۔ بارش کے باعث سینکڑوں مکان گر گئے اور ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ بارش کئی گھنٹے جاری رہی ایک شخص کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے اور متعدد بچے لاپتہ ہیں۔

محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ کل فورٹ سنڈیمن میں چار انچ بارش ہوئی۔ بارش سے شہر میں دو سو مکان منہدم ہو گئے اور ایک ہزار سے زیادہ مکانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ فورٹ سنڈیمن میں اس سے قبل کبھی اتنی شدید بارش نہیں ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴